الھیبۃ الجباریہ علٰی جھالۃ الاخباریہ
تصنیف لطیف:
قدس سرہ العزیز
اعلٰی حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

(۳) ۴۸۷/۹۲

الهیبة الجباریة علٰی جهالة الاخباریة

ضمیمہ ذمیمہ اخبار نظام الملک میں دیوبندی وانبھٹی جہالتوں کی خبرگیری

دیوبندیوں نے ایک تحریر ضمیمہ کہ اس سے بھی بدتر ذمیمہ تھی چھاپ کر چھپالی ہرچند مانگی نہ دی اس کے بدلے میں دوسری بھیجی، یہ اس کا مختصر رد ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بندہ محمد کریم بخش[1] قادری برکاتی علیگڈھی غفرلہ المولی القوی نے ۸ محرم الحرام کو ایک خط بطلب ضمیمۂ اخبار نظام الملک مراد آباد مطبوعہ ۱۲۔ اگست ۱۸۸۹ء مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی کو لکھا، پرسوں ۱۲ صفر ۱۳۰۷ھ کو ڈیڑھ مہینے کے تقاضوں میں پرچہ مطبوعہ ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء آیا، اس میں جو اکاذیب بطلانہ وخرافات جاہلانہ ہیں کیا قابل التفات عقلاء ورنیام عقلمند

---

[1] تلمیذ حضرت افضل العلما جناب مصنف سبحٰن السبوح واستاذ العلماء جناب مولوی محمد لطف اللہ صاحب علیگڈھی یعنی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] طرفہ تماشا اس عجیب تحالف پر فقیر نے حضرت کو پھر خط لکھا کر پرچہ ۱۲ منگایا مطبوعہ ۲۵ آیا یہ کایا پلٹ کیا معنے اگر واقع میں ۱۲ کو کوئی تحریر نہ چھپی تو صاف انکار کردیجئے ورنہ میں نے ہر خط میں بالتصریح وہی مانگی اور وہی مانگتا ہوں وہی بھیجیے، اس پر بعد تقاضائے مکرر تئیسویں دن جواب آیا کہ بندہ کو اس پرچہ کا پتا نہ چلا، نہ میرے پاس موجود، اگر بعد استفسار دستیاب ہوا روانہ کروں گا، فقیر نے اس مدت میں مطبع نظام الملک کو بھی لکھا کہ ضمیمہ ۲۵ میرے پاس ہے ضمیمہ ۱۲ ہو تو قیمت بتائیے؟ جواب آیا پرچہ مطلوبہ آنجناب بہت تلاش کیا دستیاب نہ ہوا، دوسرے خط پر جواب دیا ضمیمہ مطلوبہ اب نہیں مل سکتا، بار بار آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں یہ سب خطوط گواہ ہیں کہ فی الواقع ۱۲۔ اگست کو ضمیمہ چھپا اور وہ وہی تھا جس سے رسالہ تنزیہ الرحمٰن میں نقل (باقی ص ۱۱۸ پر)

ودلائل میاں خلیل احمد صاحب جو چند سطور سیاہ کیں، وہ وہی مادۂ فاسدۂ تقدیس تھیں، جن کا بحمد اللہ تعالٰے کافی معالجہ جلد ثانی سبحٰن السبوح نے کیا۔ یہاں کہ صرف ایک ورق کی گنجائش، اُن کے باقی خرد لے مشتی نمونہ لطیفۂ چند کی اجمالی نمائش۔ عجب نہیں کہ فرصت ہو، تو آئندہ ان شاء اللہ تعالٰے مفصل خدمت ہو وباللہ التوفیق۔ لطیفہ (۱) قول الطائفہ مولنا (یعنی انبیٹھی) نے آیت ولو شئنا لبعثنا پیش کی جس کی تفسیر میں امام رازی[1] نے کبیر میں خدا تعالٰے کی قدرت مثل رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر لکھی اقول سبحانک ھذا بہتان عظیم کبیر موجود ہے، اُس میں صرف اس قدر لکھا کہ نذیراً مثل محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم یعنی خدا چاہتا تو ہر شہر میں ایک رسول بھیجتا کہ تمہاری طرح اپنی امت کو نذیر اور ڈر سنانے والا ہوتا ہے مثل متنازع فیہ یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے جمیع اوصاف کمالیہ میں مفنوس کے

(بقیہ صفحہ ۱۱) موجود مگر کسی مصلحت سے خود اُسے تبدیل کرکے ۲۵ اگست کو دوسرا چھپوا دیا اور اُسے چھپایا یہاں تک کہ جو ضمیمہ ۱۸ مانگے اُسے یہی دیتے ہیں گویا یہ اُس کا عین ہے اور لطف یہ کہ نام اخفا پر خفا ہوتے ہیں حضرت نے ڈیڑھ مہینے بعد جو پرچے بھیجے اُن پر لکھا "بعض مجبوریات سے تاخیر ہوئی آپ اخفا پر محمول کرتے ہیں بھلا چھپکر بھی کوئی کتاب چھپی ہے پانچ پرچے مرسل ہیں اور مطلوب ہوں تو منگا لیجئے"۔ گویا میں نے یہی تحریر مانگی اور یہی مطلوب تھی۔ حضرت اگر اخفائے تبدیل نہ تھا تو یوں تحریر فرمایا جاتا کہ ضمیمہ مطلوبہ موجود نہیں، ہاں ایک اور پرچہ مطبوعہ ۲۵ ہے اگر وہ مطلوب ہو تو بھیج دوں۔ جناب رشید سے شرعی استفتاء ہے کہ زید آم کی طلب میں عمرو کو دام بھیجے، عمرو اُسے املی بھیجدے اور وہ دام (یعنی ٹکٹ ارسال) بے اذن مالک دوسرے کام میں لگا دے، شرعاً اُس کا کیا حکم ہوگا؟ بینوا توجروا۔ رہا حضرت کو پتا نہ چلنا، اسے بھی آپ دل میں خوب جانتے ہوں گے، آپ ہی کے یہاں پرچے چھپے آپ ہی کے پاس تقسیم کو رہے، اور آپ ہی کو اُس کا پتا نہ معلوم خیر فقیر کو تو یہ اشتیاق ہے کہ ہوشیار بہادروں کو وہ کونسی مصلحت پیش آئی، کہ چھپی چھپائی تحریریں چھپائی تلاش میں ہوں اگر ملتا ہے تو ان شاء اللہ العزیز گل کھلتا ہے ورنہ ع صبر اُس پر اس ہماری حسرت دیدار کا ۔ بند جس نے کر دیا روزن تیری دیوار کا ۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

[1] تنبیہ حضرات کو خیر سے یہ بھی خبر نہیں کہ یہ آیہ لو شئنا سورۂ فرقان میں ہے اُس کی تفسیر تصنیف امام رازی نہیں اُن کے تلمیذ شمس الدین خوبی کی ہے، تو امام پر یہ افترا در افترا ہوا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

ف: خلیل احمد انبیٹھی کی صغرا شکنی ف: امکان نظیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا بلکہ کاذب ذلیل کی تذلیل

شریک وہمسرے کیا علاقہ، خود کبیر میں ایسی ہی ترکیب کی نسبت لکھا لایمکن ان یقال المراد حصول المماثلۃ من کل الوجوہ اسی میں ہے یکفی فی صدق حصول المماثلۃ فی بعض الامور امام قسطلانی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں لایلزم من اطلاق المثلیۃ المساواۃ من کل وجہ۔ لطیفہ (۲) اگر ایسی عبارت مماثلت فی جمیع الصفات کو مفید تو کبیرے کیوں سند لائیے خود آیت ہی نہ پڑھ سنائیے انما انا بشر مثلکم لاجرم اپنی سفاہت کا اقرار کیجئے یا دین و ایمان سب تج دیجئے۔ لطیفہ (۳) اس تقدیر پر بحکم آیت ہر فرد بشر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمسر پھر تعیئہ امتناع بالغیر کیوں کیجئے، لاکھوں کروڑوں موجود مانئے۔ لطیفہ (۴) تمہارے امام قدیم صاحب یکروزی، مرشد جدید جناب رشید کو مسلم کہ وقوع مثل مستلزم وقوع کذب، تو کذب الٰہی بھی واقع بالفعل جانئے۔ لطیفہ (۵) خفانہ ہونا قرآن عظیم نے ہر چند دیوبند کو اسم امثالکم فرمایا، اگر یہ ترکیب مفید مثلیت متنازع فیہا تو اقرار مرد آزار مرد ہر خردبوم آپ صاحبوں کا ہمسر شوم حالانکہ اتنا فرق واضح بالیقین کہ وہ تمہاری طرح وہابی نہیں۔ لطیفہ ۶ طرفہ تناقض اسی ضمیمہ ذمیمہ کے صفحہ ۴ پر بشر مثلکم کے یہ معنے ملنے کہ نفس بشریت میں مماثلت ہے مگر مذیراً مثلہ خواہی نخواہی مساوات کلیہ پر محمول۔ لطیفہ (۷ تا ۱۷) یہ سب درکنار عقل کے اندھیاروں کو اتنا بھی نہ سوجھا کہ وہ ہر قریہ کا نذیر خاتم النبیین[۷] وافضل المرسلین[۸] ونبی الانبیا[۹] واکرم الخلق[۱۰] واول مخلوق[۱۱] واول شافع[۱۲] واول مشفع[۱۳] ومخصوص بالاسراء[۱۴] وبالرویۃ فی الدنیا[۱۵] و بالشفاعۃ الکبریٰ[۱۶] وبالوسیلۃ[۱۷] العظمیٰ وغیر ذٰلک مما لایعد ولا یحصٰی کیونکر ہو سکتا ہے آیہ مثل بمعنی متنازع فیہ لینا کیسا کھلا جنون ثمرۂ ختم خدا ہے۔ لطیفہ (۱۸) عجیب ترسنئے آیت یا کبیر کی عبارت دلیل امکان مثلیت کجا، بلکہ خود آن میں ان سفہا کے برخلاف یہ تصریح صاف کہ وہ امکانی نذیر ہرگز حضور کی نظیر نہیں، صراحتہ بتایا گیا ہے، کہ ان کی بعثت عام نہ ہوتی اور ہمارے حضور تمام عالم کے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، پھر صریح مخالف سے استدلال، یارب کس درجہ کا جنون بے مثال، مگر انصاف بے چارے معذور ہیں، کہ وہابیت و بدحواسی سگی بہنیں مشہور ہیں۔ لطیفہ (۱۹) قولہا پھر لکھا ہے کہ خلاف معلوم واخبار مقدور ہے جو مستلزم امکان کذب ہے

---

[۱] یعنی امام رازی رحمہ اللہ تعالےٰ نے ۱۲

اقول بھلا، اس دلیل میں خلاف معلوم وخلاف اخبار دونوں اور نتیجہ میں صرف امکان کذب امکانِ جہل بھی کیوں نہیں مانتا دتمام کلام فی المجلد الثانی۔ لطیفہ (۲۰) لطف یہ کہ عبارت مذکورہ کبیر میں صرف خلاف معلوم کا ذکر ہے، خلاف اخبار کا نام بھی نہیں، تو اصل منصوص کا نتیجہ بچا جانا، اور اپنے ضم کئے ٹکڑے پر نتیجہ دینا طرفہ تماشا ہے۔ لطیفہ (۲۱) قولہا سلطان محمود نے کہا لو فرض کے واسطے ہے اور فرض محالات جائز، مولانا نے کہا میرا استدلال مشیت سے ہے"

اقول یہ تو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد دوم میں سنیئے گا کہ مقدوریت خلاف اخبار کو امکانِ کذب سے اتنا ہی علاقہ ہے جتنا آپ صاحبوں کو عقل وخرد، یا کسی رشید اسمی کو رسم رشد سے، مگر یہاں اتنا عرض کر دوں کہ استدلال بتغییر علماء سے آپ خود استناد بآیت کی طرف جھکے، مگر تقدس شریف پکار رہا ہے کہ آپ نکل مناظرہ آیت سے مقدوریت ضرور ثابت کرے جائیں گے، حاصل شرطیہ ملازمت ہے نہ امکان مقدم ورنہ لو کان فیھما اٰلھۃ دیکھ کر مشرک نہ ہو جانا۔ تو استدلال بمشیت سے کیا کارروائی ہوئی، مشیت محال خود محال اور بفرض وقوع اُسے مستلزم۔ لطیفہ (۲۲) ذرا اپنی دلیل کریمہ لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنٰہ من لدنا میں جاری کر دیکھئے وہاں مشیت تھا، یہاں ارادنا دیکھ کر خدا کا کھیلنا کودنا[1] ممکن مانیئے، مفر تو یہیں ملے گی کہ ارادہ محال محال اور بر تقدیر وقوع ملازمت ثابت، پھر مقدوریت کب نکلی، ارشاد العقل میں اسی کے نیچے فرمایا یستحیل ارادتنا لہ لمنافاتہ الحکمۃ فیستحیل اتخاذنا لہ قطعاً لطیفہ (۲۳) جناب مولوی سلطان محمود صاحب کا بال بیکا نہ ہوا۔ لَو فرض کے لئے ہے۔ تو مفادِ آیت فرضِ مشیت اور مفید امکانِ صحت نہ کہ فرض۔ لطیفہ (۲۴) قولہا مفتی کے رسالہ میں بہت کتب کلامیہ سے نقل کیا، کہ خلاف معلوم مقدور ہے اقول اس میں صرف پانچ چھ[2] کتابوں کا حوالہ ہے، جن میں شرح ابہری کے سوا ایک بھی کتاب کلام نہیں، جن مقدس مورتوں کو شہو

ف۔ دیوبندی کی تغییر عبارت

ف۔ انوکھی عاقلیں

ف۔ دیوبندی کی بے خبری

---

[1] بلکہ خدا کا بیٹا ممکن گا نیئے کہ لھو سے مراد اولاد ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[2] وہ کتابیں یہ ہیں:۔ تحریر الاصول[1]، تقریر[2] شرح تحریر، مسلم الثبوت[3]، حواشی[4] مختصر الاصول، کہئے ان میں کونسی کتاب علم کلام میں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

کتابوں میں اتنی بھی تمیز نہ ہو کہ یہ کس فن کی ہیں وہ اور فہم مطالب بقول آپ کے یہ مونھ اور مسور کی دال۔ لطیفہ (۲۵) فناصبر کیجئے جلد ثانی سے انشاء اللہ تعالٰی روشن ہوتا ہے کہ خلاف مذکور کو مقدور نامقدور ماننے والے کہ دو گروہ اہل سنت ہیں، دونوں اپنی اپنی مراد پر صادق، اور تمہارے کذب پر یک۔۔۔زبان متفق۔ لطیفہ (۲۶) ان کے امام الطائفہ نے جو امکان کذب الٰہی پر ہذیان اول پیش کیا، کہ انسان کذب پر قادر تو بر تقدیر استحالہ قدرت انسانی ازید ہوگی، اس پر کھلا نقض تھا کہ بشر کے سب شر خدا پر روا ٹھہریں، اس پر طائفہ کا جواب سنئے قولہا چوری شراب خوری جہل ظلم سے معاوضہ کم فہمی معلوم ہوتا ہے، غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے" اقول مسلمانو للہ انصاف کیسا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر صاف اقرار کر دیا کہ وہابیہ کا معبود چوریاں کرے، شرابیں پئے، جاہل بنے، ظلم میں نسے سب کچھ رہا ہے، کہ جو کچھ بندے کریں، خدا وہ سب اپنے لئے کر سکتا ہے۔ اُف ہزار تُف یہ ملعون کلام اور ادعائے اسلام، اچھے معنے تراشے کلیہ کے، ذرا سبحٰن السبوح شریف صفحہ ۳۴ [1] وحاشیہ صفحہ ۴۴ دیکھیئے کہ ایمان ٹھکانے آئے۔ لطیفہ (۲۷) قولہا ہم تحقیقی [2] جواب دیتے خوف سے ترک کرتے اقول الکذوب قد یصدق برسات بھر میں ایک سچ بولے ہو، واقعی تمہارا طائفہ ہمیشہ اخفائے مذہب کرتا اور بخوف اہل حق دلی تحقیق ظاہر کرتے ڈرتا ہے، خیر اب سہی ذرا دیر کو جی کڑا کر کے مرد بن جائیے۔ خوف چھوڑ کر وہ جواب تحقیقی ارشاد فرمائیے ہم بھی تو دیکھیں کتنے پانی پر ہو، ورنہ حضرت کا بھید سب پر کھل ہی چکا ہے، کہ اس تسلیم و اقرار کفر کے سوا ہذیان امام کا درد لادوا۔ لطیفہ (۲۸) بزعم شنیع اس جواب کفری کو معاذ اللہ عقائد اہل سنت [2] پر مبنی بتا کر تحقیقی جواب متروک ٹھہرایا اقول اب تو مکرر سچ بولنے

[1] ادراب صفحہ ۴۰ و ۴۳ وحاشیہ صفحہ ۴۳ و ۴۴ ہے ۱۲ [2] جواب اول میں عبارت طائفہ یہ ہے "حالانکہ یہ کلیہ مسلم اہل کلام ہے جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے اگر اس کا انکار کرتے ہو تو خود اہل سنت سے خارج ہو ہم تحقیقی جواب دیتے مگر خوف سے ترک کرتے ہیں" انتہی، دیکھئے کیسی کھلی تصریح ہے کہ جو جواب کلیہ مسلمۂ ائمہ کلام ادا اہل سنت کے ایسے عقیدے پر مبنی جس کا منکر اہل سنت سے خارج، وہ ان کے نزدیک تحقیقی نہیں الزامی ہے جواب تحقیقی ہنوز فی بطن القائل ہے جسے بخوف اہل حق چھپا گئے۔ الحمدللہ کہ اس زمانہ ضعف و غربت میں بھی مخالفان اہل حق یخوفون فی انفسہم ما لا یبدون لک کے مصداق ہیں۔ ع ہیبت حق ست این از خلق نیست ۰ والحمد للہ رب العٰلمین ۱۲ رحمہ اللہ تعالٰی

گے، واقعی جب تم دشمن سُنیاں ہو تو جو جواب تمہارے نزدیک عقائد اہل سنت پر مبنی ہو تحقیقی کیونکر ہوسکتا ہے، بلکہ اپنے سُنی خصم پر الزاماً ہی پیش کیا ہے۔ **لطیفہ (۲۹)** کلام معتقد المنتقد خرلیت قال کبیرھم کذبہ واتصافہ سبحانہ بھذہ النقیصۃ لیس محالا بالذات پر خرافات اور بکنا اور افترا اور کم فہمی۔ غرض اپنے گھر بھر مغلظات دے کر بولے "ہرگز کوئی اتصاف بالنقیصہ کا قائل نہ ہوا" **اقول** کہاں انکار استحالہ کہاں قول بالاتصاف، اتنے فرق تک کی تمیز بھولو مگر شیر علی کے حضور عرض ضرور، ذرا تعصب کا گھونگھٹ ہٹا کر دیکھئے کہ وہ طائفہ کا اکباری کبیرا اپنی یکروزی زفیر میں کتنی جگہ صاف صاف امکان اتصاف کی تصریح کر گیا ہے، یوں بھی نہ سوجھی، تو مجلد دوم کا انتظار کیجئے، سو جھلائے سے تو سوجھے گی۔ **لطیفہ (۳۰)** قولہا "شاید مبتدعین زمانہ کے نزدیک خدا کی تنقیص کچھ بری نہ ہو" **اقول** تم نے چند ساعت سنیوں کی صحبت اٹھائی تھی اُس کا مبارک نتیجہ دیکھتے جاؤ، یہ تیسرا سچ آپ کے ذہن سے نکلا، واقعی مبتدعین زمانہ یعنی وہابیہ خر و بیگانہ تنقیص الٰہی کو برا نہیں جانتے اُن کا امام صاف لکھ چکا کہ خدا میں عیب آنا بالذات محال نہیں، دیکھو۔ سبحٰن السبوح صفحہ ۵۰ و ۵۱ اور جا بجا اسی کی تصریح رسالہ تلبیس میں موجود مرتج کا سیاقی فی المجلد الثانی اور تم ابھی ابھی بتا چکے ہو کہ تمہارا معبود

چور، شرابی، جاہل ظالم ہوسکتا ہے، اور تنقیص نام کس

چیز کا ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے، آمین آمین

وصلے اللہ تعالیٰ علٰی خیر خلقہ

محمد والہ وصحبہ

اجمعین

۲۴ صفر المظفر ۱۳۰۹ھ علٰی صاحبہا الصلاۃ

والتحیۃ

آمین

☆